آسان

کیڈٹ کالج داخلہ گائیڈ

3000+ MCQ'S کے بینک کے ساتھ

ماڈل پیپرز

اردو، اسلامیات

8th

کیڈٹ/ملٹری/پی اے ایف کالجز میں
داخلہ کے خواہشمند طلباء کے لیے

Published by

اکیڈمک سلوشنز اینڈ اسسمنٹ نیٹ ورک (آسان)

By:
★ Dr. Mahmood Hussain
★ Engr. Khawar Mahmood

CamScanner

آسان ماڈل پیپرز

برائے کیڈٹ کالجز داخلہ ٹیسٹ

(اُردو، اسلامیات)

برائے جماعت ہشتم

☆ کیڈٹ، ملٹری، پی اے ایف، پاکستان نیوی کالجز

☆ لارنیس کالج گھوڑا گلی مری

☆ آرمی برن ہال کالج ایبٹ آباد اینڈ گرلز کیڈٹ کالجز

☆ اتچیسن کالج لاہور

مصنف

انجینئر خاور محمود

پرنسپل: فاؤنڈیشن پری کیڈٹ سکول اینڈ اکیڈمی اسلام آباد

پبلشر:

ASAN BOOKS

اکیڈمک سلوشنز اینڈ اسسمینٹ نیٹ ورک

CamScanner

حل شدہ ماڈل پیپرز

CamScanner

آسان ماڈل پیپر اُردو #1

ٹوٹل نمبر: 100 وقت: 1 گھنٹہ

(حصہ اول) کثیر الانتخابی سوالات

سوال نمبر 1: درسی کتاب کے سبق کے مطابق درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (35)

(1) دو عالم کے آقا کا نام ہے:

(i) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ (ii) حضرت آدم علیہ السلام
(iii) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (iv) حضرت ابراہیم علیہ السلام

(2) شاعر کے مطابق زبان پر صَلِّ علیٰ رہے:

(i) ہر صبح (ii) ہر شام
(iii) دن رات (iv) صبح و شام

(3) انبیاء و رسل کے امام ہیں:

(i) حضرت ابراہیم علیہ السلام
(ii) حضرت یوسف علیہ السلام
(iii) حضرت عیسیٰ علیہ السلام
(iv) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ

(4) آپ خاتم النبیین نے سیراب کی:

(i) خلقت (ii) خلقِ خدا
(iii) دنیا (iv) انسانیت

(5) ہم سری اور مثل میں آپ ﷺ ہیں:

(i) تنہا (ii) یکساں
(iii) سردار (iv) علیٰ

(6) ادب کی جمع ہے:

(i) ادبا (ii) ادیب
(iii) آداب (iv) ادبیت

(7) سیرت طیبہ ﷺ میں ہر ایک کے لیے عمدہ طرزِ زندگی بسر کرنے کی موجود ہیں لازوال:

(i) زبانی نصیحتیں (ii) عملی باتیں
(iii) عملی مثالیں (iv) زبانی باتیں

(8) حضور ﷺ کفالت کرتے:

(i) یتیموں کی (ii) مسلمانوں کی
(iii) صحابہ کرامؓ کی (iv) غریبوں کی

(9) معاشرے میں فتنہ فساد اور ظلم وزیادتی کا قلع قمع کرنے کے لیے منظم اور معتبر نظام ناگزیر ہے:

(i) امانت کا (ii) حکومت کا
(iii) انصاف کا (iv) عقیدت کا

(10) اگر کمزور چوری کر لیتا تو اس کو:

(i) معاف کر دیا جاتا (ii) بلا لیا جاتا
(iii) سزا دی جاتی (iv) چھوڑ دیا جاتا

(11) ایک خاتون کا معاشرے کے لیے متحرک اور فعال کردار ہی ملک وملت کی ترقی کا:

(i) منہ بولتا ثبوت ہے (ii) مسئلہ ہے
(iii) ضامن ہے (iv) جواز ہے

(12) شانہ بشانہ کا مطلب ہے:

(i) باری باری (ii) آگے پیچھے
(iii) ساتھ ساتھ (iv) دائیں بائیں

(13) خواتین نے اپنے کارہائے نمایاں سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ کوئی بھی کام کرنے کی صلاحیت میں:

(i) کسی سے آگے نہیں (ii) کسی سے پیچھے نہیں
(iii) کسی کے ساتھ نہیں (iv) کسی کے مقابل نہیں

(14) کاروبارِ زندگی مفلوج ہونے کے سبب صورت حال تھی:

(i) بہتر (ii) مایوس کن
(iii) پُرامید (iv) پریشان کن

(15) ارفع کریم کو نوازا گیا:

(i) تمغائے بسالت سے (ii) تمغائے جرات سے
(iii) تمغائے حسن کارکردگی (iv) تمغائے امتیاز سے

(16) ثمینہ خیال بیگ پیدا ہوئیں:

(i) وادی کاغان میں (ii) وادی کشمیر میں
(iii) وادی شمشال میں (iv) وادی نیلم میں

(17) بچوں نے سیر کروانے کی فرمائش کی:

(i) والدہ سے (ii) والد سے

(iii) چچا سے (iv) ماموں سے

(18) دُلہن کی طرح سجایا گیا تھا:

(i) گلیوں کو (ii) راستے کو

(iii) شہر بھر کو (iv) گھروں کو

(19) ٹریفک بتیوں کی تعداد ہوتی ہے:

(i) تین (ii) چار

(iii) پانچ (iv) بہت سی

(20) مثلث کے اندر بنے ٹریفک کے نشان کا مقصد ہے:

(i) لازمی عمل کریں (ii) خطرے سے آگاہ رہیں

(iii) معلومات دینا (iv) ٹریفک روکنا

(21) پیدل سڑک پار کرنے والوں کے لیے سڑک پر بنے نشان کو کہتے ہیں:

(i) اشارے (ii) زیبرا کراسنگ

(iii) بتیاں (iv) لائنیں

(22) چچا چھکن نگنی کا ناچ نچاتے:

(i) گھر بھر کو (ii) گلی بھر کو

(iii) محلے بھر کو (iv) شہر بھر کو

(23) تصویر لگانے کا کام شروع ہوا:

(i) پگڑی اتار کر (ii) شیروانی اتار کر

(iii) قمیص اتار کر (iv) عینک اتار کر

(24) تصویر لگانے کے لیے ضرورت پڑی:

(i) میز کی (ii) کرسی کی

(iii) سیڑھی کی (iv) زار کی

(25) چچا چھکن نے میخیں منگوائیں:

(i) ایک انچ کی (ii) تین انچ کی

(iii) چار انچ کی (iv) دو انچ کی

(26) تصویر کا ٹوٹا شیشہ چچا چھکن کو چبھ گیا:

(i) انگوٹھے میں (ii) انگلی میں

(iii) بازو میں (iv) پاؤں میں

(27) عابد خورشید صاحب بہترین استاد ہیں:

(i) اردو کے (ii) انگریزی کے

(iii) کیمسٹری کے (iv) فزکس کے

(28) افراد کے درمیان معمولی سی بات پر جھگڑا ہوا:

(i) دو (ii) تین

(iii) چار (iv) پانچ

(29) ہم ایک دوسرے کے ساتھ کیوں پیش نہیں آتے:

(i) رواداری سے (ii) صبر اور تحمل سے

(iii) محبت اور پیار سے (iv) اشفقت سے

(30) ہر کسی کو جینے کا حق ہے:

(i) اپنے عقائد کے ساتھ (ii) اپنے عقائد و نظریات کے ساتھ

(iii) اپنی سوچ کے ساتھ (iv) اپنی ہمت کے ساتھ

(31) اسلام کے نام پر قائم ہوا:

(i) عراق (ii) ملائیشیا

(iii) ایران (iv) پاکستان

(32) دنیا میں بڑی عالمی جنگیں ہو چکی ہیں:

(i) دو (ii) تین

(iii) چار (iv) پانچ

(33) برداشت اور رواداری کا عالمی دن منایا جاتا ہے:

(i) 16 نومبر کو (ii) 16 اکتوبر کو

(iii) 16 اکتوبر کو (iv) 16 دسمبر کو

(34) 1945ء کو قیام عمل میں آیا:

(i) او۔ آئی۔ سی کا (ii) عالمی بینک کا

(iii) اقوام متحدہ کا (iv) سارک کا

(35) قرارداد پاکستان منظور ہوئی:

(i) 23 مارچ 1940 (ii) 14 اگست 1940

(iii) 23 مارچ 1947 (iv) ان میں سے کوئی نہیں

جوابات:

1	(i)	2	(iv)	3	(iv)	4	(ii)
5	(i)	6	(iii)	7	(iii)	8	(i)
9	(iii)	10	(iii)	11	(iii)	12	(iii)
13	(ii)	14	(iv)	15	(iii)	16	(iii)
17	(ii)	18	(iii)	19	(i)	20	(ii)
21	(ii)	22	(i)	23	(ii)	24	(iii)
25	(iv)	26	(ii)	27	(i)	28	(i)
29	(ii)	30	(ii)	31	(iv)	32	(i)
33	(i)	34	(iii)	35	(i)		

(حصہ دوم) انشائیہ

سوال نمبر1: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک عنوان پر کم از کم دو سو الفاظ پر مشتمل مضمون تحریر کریں۔ (20)

ا۔ محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ

جواب: دیکھئے حصہ اول مضامین

ب۔ صفائی نصف ایمان ہے (صفائی کی اہمیت)

جواب: دیکھئے حصہ اول مضامین

سوال نمبر2: مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح کریں نیز شاعر اور نظم کا عنوان بھی لکھیں۔ (10)

ا۔

کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے، وہی خُدا ہے
دکھائی بھی جو نہ دے، نظر بھی جو آرہا ہے، وہی خُدا ہے

جواب:

تشریح: شاعر مظفر وارثی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتے ہوئے اس شعر میں کہتے ہیں کہ کوئی طاقت کا سرچشمہ کوئی خالق اور کوئی مالک تو ہے جو اس دنیا اور کائنات کے نظام کو رواں دواں رکھے ہوئے ہے۔ اس کائنات کا سارا نظام باہم مربوط ہے اور یہ تمام مظاہر فطرت اور کائنات کا مربوط نظام خدائے واحد یعنی اللہ تعالیٰ کے خالق اور مالک ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ظاہری طور پر دکھائی نہیں دیتا لیکن کارخانہ قدرت اس کی نشانیوں سے بھرپور ہے۔ ہر چیز میں اس کی قدرت اور طاقت ظاہر ہوتی ہے۔ "گویا دنیا جہاں کی ہر چیز اس کے مالک اور خالق ہونے کی گواہی دیتی ہے۔

بقول شاعر

ہر شے کے جھلکتے ہوئے فن اور کلا سے
ہم نے تجھے جانا ہے فقط تیری عطا سے

تلاش اُس کو نہ کر بتوں میں، وہ ہے بدلتی ہوئی رُتوں میں
جو دِن کو رات اور رات کو دِن بنا رہا ہے، وہی خُدا ہے

شاعر مظفر وارثی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ ایک ہے۔ وہ واحد خالق رازق اور مالک ہے۔ اسے بتوں میں تلاش کرو یعنی شرک نہ کرو اور اس کی صفات میں کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ موسموں کا بدلنا اور دن رات کا آنا جانا سب اسی کی قدرت اور طاقت کے شاہکار ہیں۔ صبح سویرے سورج اسی کے حکم سے طلوع ہوتا ہے اور رات کے اندھیروں کو ختم کرتا ہے۔ یہ دن سے رات اور رات سے دن کی تبدیلی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔

بقول شاعر

سورج کے اجالوں سے، فضاؤں سے خلا سے
چاند اور ستاروں کی چمک اور ضیا سے
ہم نے تجھے جانا ہے فقط تیری عطا سے

ب۔

خدا کرے ۔۔۔ کہ مری ارضِ پاک پر اترے
وہ فصلِ گل، جسے اندیشۂ زوال نہ ہو
یہاں جو پھول کھلے، وہ کھلا رہے صدیوں
یہاں خزاں کو گزرنے کی بھی مجال نہ ہو

جواب:

حوالہ متن: **نظم کا نام:** وطن کے لئے

شاعر کا نام: احمد ندیم قاسمی

تشریح: شاعر احمد ندیم قاسمی اپنے ترانے وطن کے لئے کے پہلے بند میں اپنے وطن کی کامیابی اور کامرانی کی دعا مانگتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ کرے کہ میرے وطن کی پاک سرزمین پر ایسا موسم بہار قائم ہے۔ جسے خزاں کا خوف دامن گیر نہ ہو میرا وطن ترقی شادمانی کی منازل طے کرے اور میرا وطن اللہ

دگنی رات چوگنی ترقی کرے۔ خدا کرے کہ میرے وطن کی سرزمین پر خوشحالی کا راج ہو لوگ خوشحال ہوں اور ملک میں ترقی کا پہیہ رواں دواں ہو۔

سوال نمبر 3: اپنے والد کو خط لکھ کر اپنی کامیابی کی اطلاع دیجیے۔ (10)

جواب: دیکھیے حصہ دوم خطوط

یا

کوئی کہانی لکھیے جس کا اخلاقی سبق ہو "اتفاق میں برکت ہے"۔

جواب: دیکھیے حصہ سوئم کہانیاں

سوال نمبر 4: درج ذیل الفاظ محاورات کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔ (5)

جواب:

الف۔ چابک دستی	ہوشیاری سے، کاریگری سے
سلیم نے اتنی چابکدستی سے میرا قلم مرمت کیا کہ ٹوٹا ہوا نظر بھی نہیں آتا۔	
ب۔ چربہ اتارنا	نقل کرنا
ابتداء میں فلاحِ انسانیت کے کام مسلمانوں نے اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر کیے۔ بعد ازاں دیگر اقوام نے ان کا چربہ اتارا۔	
ج۔ مَلول	پریشان، غمگین
کسی بھی پریشانی یا ناکامی پر ملول نہیں ہونا چاہیے بلکہ ثابت قدمی سے محنت جاری رکھنی چاہیے۔	
د۔ اذیت	تکلیف۔ دکھ
کسی کو اذیت دینا اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔	
ہ۔ زیرک	عقل مند۔ لائق
زیرک طلباء ہر امتحان میں نمایاں کارکردگی دکھاتے اور کامیابی حاصل کرتے ہیں۔	

سوال نمبر 5: واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیں۔ (10)

سوال	جد	مراکز	سلسلہ	پیغام	آفات
جواب	اجداد	مرکز	سلاسل	پیغامات	آفت
سوال	اب	محنت	ملت	وعدہ	فتویٰ
جواب	آبا	محن	ملل	وعود	فتاویٰ

حصہ اسلامیات (20)

سوال نمبر 1: قرآن و سنت کی روشنی میں عقیدہ ختم نبوت بیان کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کو دنیا میں بھیجا۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

عقیدۂ ختم نبوت کا معنیٰ:

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ اسی لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن یعنی آخری نبی ہیں۔ جو شخص آپ ﷺ کے بعد رسالت یا نبوت کا دعویٰ کرتا ہے، وہ جھوٹا اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ اسلام کے اس بنیادی عقیدے کو عقیدۂ ختم نبوت کہتے ہیں۔

عقیدۂ ختم نبوت قرآن مجید میں مذکور بہت سی آیات سے ثابت ہے۔ سورۃ الاحزاب میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۠ (سورۃ الاحزاب: 40)

ترجمہ: نہیں ہیں محمد (ﷺ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

ترجمہ: میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (صحیح بخاری: 3455)

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا اور اس میں ہر طرح کی خوب صورتی کا سامان کیا، لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹ گئی۔ اب لوگ آتے ہیں اور مکان کو چاروں طرف سے گھوم کر دیکھتے ہیں اور تعجب میں پڑ جاتے ہیں، لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہوں۔ (صحیح بخاری: 3535)

سوال نمبر 2: فرشتوں کے بارے میں اسلامی عقیدہ کیا ہے؟

جواب: فرشتوں پر ایمان رکھنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ فرشتوں پر ایمان

CS CamScanner

رکھنے کا قرآن مجید میں حکم آیا ہے۔ فرشتوں کا انکار کرنے سے انسان دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ کا اور اُس کے فرشتوں کا اور اُس کی کتابوں کا اور اُس کے رسولوں کا اور آخرت کے دن کا انکار کرے تو یقیناً وہ بھٹک کر بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔ (سورۃ النساء:136)

فرشتوں کے بارے میں اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور سے پیدا کیا ہے، اس لیے انھیں اللہ تعالیٰ کی "نوری مخلوق" کہا جاتا ہے۔ فرشتوں کو کھانے، پینے اور سونے کی حاجت نہیں ہے۔ فرشتے معصوم عَنِ الخطا ہیں یعنی ان سے کوئی گناہ نہیں ہو سکتا۔ فرشتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مصروف رہتے ہیں۔ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَايُؤْمَرُوْنَ ○ (سورۃ التحریم:6)

ترجمہ: وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی جس کا وہ اُنھیں حکم دیتا ہے اور وہی کرتے ہیں جس کا انھیں حکم دیا جاتا ہے۔

آسان ماڈل پیپر اُردو #2

ٹوٹل نمبر:100 وقت:1 گھنٹہ

(حصہ اول) کثیر الانتخابی سوالات

سوال نمبر1: درسی کتب کے سبق کے مطابق درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (40)

(1) سبق میں شاہین کی کتنی صفات گنوائی گئی ہیں؟
(i) دو (ii) تین
(iii) چار (iv) پانچ

(2) اسلامی فقر کی تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں:
(i) کبوتر میں (ii) چکور میں
(iii) شاہین میں (iv) کرگس میں

(3) اقبالؒ نے شاہین کی علامت بالخصوص استعمال کی ہے:
(i) جوانوں کے لیے (ii) بوڑھوں کے لیے
(iii) غیروں کے لیے (iv) سب کے لیے

(4) بلند پروازی آئینہ دار ہے:
(i) زوال کی (ii) معاشی تنگی کی
(iii) رزق میں کمی کی (iv) ترقی کی

(5) شاہین پسند کرتا ہے:
(i) خلوت (ii) شوروغل
(iii) مجلس (iv) ہجوم

(6) ڈاکٹر عبدالقدیر خان پیدا ہوئے:
(i) دہلی (ii) بھوپال میں
(iii) پنجاب میں (iv) سیالکوٹ میں

(7) ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے خاندان کو اردو ادب سے تھا:
(i) بہت پیار (ii) مسئلہ
(iii) گہرا شغف (iv) گہرا رابط

(8) آپ یورپ میں مقیم رہے:
(i) لگ بھگ 10 سال (ii) لگ بھگ 15 سال
(iii) لگ بھگ 5 سال (iv) تمام عمر

(9) ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے میٹلر جیکل انجینئرنگ میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی:
(i) لندن سے (ii) فرانس سے
(iii) بیلجیم سے (iv) ہالینڈ سے

(10) ۱۹۸۱ء میں انجینئرنگ ریسرچ لیبارٹریز کا نام بدل کر رکھ دیا گیا:
(i) ڈاکٹر اے کیو خان ریسرچ لیبارٹریز
(ii) اے کیو خان ریسرچ لیبارٹریز
(iii) خان ریسرچ لیباٹریز
(iv) اے کیو خان لیبارٹریز

(11) بھارت نے ایٹمی دھماکے کیے:
(i) ۲۵ مئی ۱۹۹۷ء کو (ii) ۱۵ مئی ۱۹۹۸ء کو
(iii) ۱۱ مئی ۱۹۹۸ء کو (iv) ۶ مئی ۱۹۹۶ء کو

(12) پاکستان نے ایٹمی دھماکے کیے:
(i) ۲۶ مئی ۱۹۹۸ء کو (ii) ۲۸ جون ۱۹۹۸ء کو

CamScanner

(iii) ۱۱ مئی ۱۹۹۸ء کو (iv) ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کو

(13) یہ دنیا بھری پڑی ہے:

(i) اچھے لوگوں سے (ii) اچھے اور برے لوگوں سے

(iii) نیک لوگوں سے (iv) برے لوگوں سے

(14) آرمی پبلک سکول پشاور پر حملہ ہوا:

(i) ۲۰۱۴ء میں (ii) ۲۰۱۳ء میں

(iii) ۲۰۱۲ء میں (iv) ۲۰۱۱ء میں

(15) دہشت گردی کا عموماً نشانہ بنتے ہیں:

(i) عبادت گاہیں (ii) بے گناہ شہری

(iii) پارک، سکول وغیرہ (iv) کاروباری حضرات

(16) فوج ہمارا دفاع کرتی ہے:

(i) شہروں میں (ii) دیہاتوں میں

(iii) سرحدوں پر (iv) گلیوں میں

(17) دہشت گردی ایک عمل ہے:

(i) بہادرانہ (ii) بزدلانہ

(iii) عامیانہ (iv) آمرانہ

(18) مشکوک سرگرمی کی اطلاع دیں:

(i) رینجرز کو (ii) فوج کو

(iii) پولیس کو (iv) کونسلر کو

(19) راشد منہاس پیدا ہوئے:

(i) ۱۹۵۱ء میں (ii) ۱۹۵۳ء میں

(iii) ۱۹۵۵ء میں (iv) ۱۹۷۸ء میں

(20) راشد منہاس نے گھر پر رکھے ہوئے تھے کھلونا جہازوں کے:

(i) پرزے (ii) ماڈل

(iii) ڈبے (iv) حصے

(21) راشد منہاس کے والد تھے:

(i) فوجی (ii) انجینئر

(iii) وکیل (iv) ڈاکٹر

(22) راشد منہاس کی تربیت مکمل ہوئی:

(i) ۱۹۷۱ء میں (ii) ۱۹۷۰ء میں

(iii) ۱۹۷۲ء میں (iv) ۱۹۹۶ء میں

(23) راشد منہاس کے جہاز کا نام تھا:

(i) T-31 (ii) T-33

(iii) T-35 (iv) T-34

(24) جہاں راشد منہاس کا جہاز تباہ ہوا، وہاں سے ہندوستانی سرحد دور تھی:

(i) ۳۲ کلومیٹر (ii) ۴۲ کلومیٹر

(iii) ۳۶ کلومیٹر (iv) ۴۶ کلومیٹر

(25) راشد منہاس کو نوازا گیا:

(i) نشانِ پاکستان سے (ii) نشانِ حیدر سے

(iii) تمغۂ شجاعت سے (iv) تمغۂ جرات سے

(26) علم المداری کا مکتب چار دیواری کا:

(i) نام (ii) مقام

(iii) پیام (iv) کلام

(27) ملٹن اک لکھا ہے، مومن خان:

(i) پنساری کا نام (ii) درباری کا نام

(iii) لاری کا نام (iv) دشواری کا نام

(28) بات تو جب ہے بدل جائے سرشت:

(i) حیوان کی (ii) سلطان کی

(iii) انسان کی (iv) عوام کی

(29) صاف کالر کے تلے معقول اجلی سی:

(i) شرٹ (ii) پتلون

(iii) قمیص (iv) بنیان

(30) دل ہو یا دلیا ہو، دانائی کہ بالائی:

(i) تیر (ii) ضمیر

(iii) میر (iv) اسیر

(31) قیس ہے دراصل اک مشہور:

(i) پنساری کا نام (ii) درباری کا نام

(iii) لاری کا نام (iv) پٹواری کا نام

(32) کرپشن لفظ ہے:

(i) انگریزی زبان کا (ii) عربی زبان کا
(iii) جرمن زبان کا (iv) ہسپانوی زبان کا

(33) بدعنوانی سے عموماً ہمارے یہاں مراد لیا جاتا ہے:

(i) بدکرداری (ii) بدمزگی
(iii) بددلی (iv) بددیانتی

(34) (ناپ تول میں) کمی کرنے والوں کے لیے:

(i) نصیحت ہے (ii) مسرت ہے
(iii) برکت ہے (iv) عزت ہے

(35) قیامت کے روز انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا:

(i) سچا اور امانت دار تاجر (ii) فاسق اور فاجر شخص
(iii) سرکاری افسر (iv) سیاست دان

(36) معاشرے میں بددیانتی، بدنیتی اور معمولی غرض کے لیے سہارا لیا جاتا ہے:

(i) دلیل کا (ii) جھوٹ کا
(iii) قانون کا (iv) رشوت کا

(37) بدعنوانی کے خاتمے کا آغاز کر سکتے ہیں ہم:

(i) اپنے سکول سے (ii) اپنے جھوٹ سے
(iii) اپنے گھر سے (iv) اپنے جذبے سے

(38) ہم چڑیا گھر جاتے تھے۔ یہ جملہ ہے:

(i) ماضی بعید (ii) ماضی استمراری
(iii) ماضی قریب (iv) ماضی شکیہ

(39) اسلم بازار گیا۔ یہ جملہ ہے:

(i) ماضی بعید (ii) ماضی قریب
(iii) ماضی مطلق (iv) ماضی شکیہ

(40) اسلم گھر گیا ہے۔

(i) ماضی قریب (ii) ماضی استمراری
(iii) ماضی مطلق (iv) ان میں سے کوئی نہیں

جوابات

1	(iv)	2	(iii)	3	(i)	4	(iv)
5	(i)	6	(ii)	7	(iii)	8	(ii)
9	(iii)	10	(ii)	11	(iii)	12	(iv)
13	(ii)	14	(i)	15	(ii)	16	(iii)
17	(ii)	18	(iii)	19	(i)	20	(ii)
21	(ii)	22	(ii)	23	(ii)	24	(i)
25	(ii)	26	(i)	27	(i)	28	(iii)
29	(iii)	30	(ii)	31	(iv)	32	(i)
33	(iv)	34	(i)	35	(i)	36	(ii)
37	(iii)	38	(ii)	39	(iii)	40	(iii)

(حصہ دوم) انشائیہ

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک عنوان پر کم از کم دو سطر الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیں۔ (10)

ا۔ علامہ محمد اقبالؒ

جواب: دیکھئے حصہ اول مضامین

ب۔ آلودگی کے نقصانات اور اس کی اقسام

جواب: دیکھئے حصہ اول مضامین

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح کریں نیز شاعر اور نظم کا عنوان بھی تحریر کریں۔ (10)

ا۔

کسی کو سوچوں نے کب سراہا، وہی ہوا جو خدا نے چاہا
جو اختیار بشر پہ پہرے لگا رہا ہے، وہی خدا ہے
نظر بھی رکھے، سماعتیں بھی، وہ جان لیتا ہے نیتیں بھی
جو خانۂ لاشعور میں جگمگا رہا ہے، وہی خُدا ہے

جواب:

تشریح: شاعر مظفر وارثی اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور اس کے اوصاف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انسان اپنی زندگی میں بڑے بڑے منصوبے بناتا ہے لیکن ان منصوبوں اور خوابوں کی تکمیل اس وقت تک ناممکن ہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کو منظور نہ ہو۔ دنیا میں انسانی اختیار سے سوا چیزوں کا واقع ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ کارخانہ قدرت میں کلی اختیار اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔ وہی ہماری قسمت پر قدرت رکھتا ہے اور ہمارے لیے جو چاہے

اس کا انتخاب کرتا ہے۔ انسان کی سوچ اور عمل محدود ہے اور اللہ تعالیٰ کی منظوری کے بغیر اس کی سوچ اور عمل کا دائرہ محدود ہے۔

بقول شاعر

کہیں ظلمت ، کہیں اجالا ہے
اس کی حکمت سمجھ سے بالا ہے

نظر بھی رکھے، سماعتیں بھی، وہ جان لیتا ہے نیتیں بھی
جو خانۂ لاشعور میں جگمگا رہا ہے، وہی خُدا ہے۔

تشریح: شاعر مظفر وارثی اللہ تعالیٰ کی حمد شاہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات "البصیر" سب کچھ دیکھنے والا ہے۔ "السمیع" سب کچھ سننے والا ہے اور "الخبیر" باخبر اور آگاہ ہے اپنے علم اور شمار میں سب کچھ رکھنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نیتوں کو بھی جان لیتا ہے۔ لاشعور سے شعور میں لانا یعنی اچھی سوچ کا پیدا کرنا اور کسی چیز کو پیدا کرنا جس کا وجود پہلے نہ تھا، اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت اور طاقت کا مظہر ہے۔

بقول شاعر

تیرے ہاتھ ہے ہر اک کام مولا
ہیں سب تیرے بندے تو مالک ہے سب کا

ب۔

یہاں . جو سبزہ اُگے، وہ ہمیشہ سبز رہے
اور ایسا سبز، کہ جس کی کوئی مثال نہ ہو
گھنی گھٹائیں یہاں ایسی بارشیں برسائیں
کہ پتھروں سے بھی، روئیدگی محال نہ ہو

جواب:

تشریح: شاعر احمد ندیم قاسمی سبزے اور ہریالی کو خوش بختی اور خوشحالی سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ کرے میرے وطن کی سرزمین پر اُگنے والا سبزہ اور ہریالی سدا قائم رہے۔

سبزہ اور ہریالی ترقی اور خوشحالی کی علامت سمجھے جاتے ہیں۔ سبزہ اور ہریالی زمین کی زرخیزی کو ظاہر کرتا ہے۔ خدا کرے ہمارا وطن سدا سرسبز او شاداب رہے، دینی ترقی کی شاہراہ پر گامزن رہے۔ بادل وہ ابر کرم ہو کر یہاں برسے تو پتھریلی۔ زمین بھی بنجر نہ رہے۔ بلکہ گل و گلزار کی پرورش کرے اور پتھروں پر بھی پھول لہلہانے لگیں۔ یعنی میرا وطن سدا کامیابی اور کامرانی کی شاہراہ پر گامزن رہے۔ زرعی پیداوار میں خود کفالت حاصل کرے اور سرسبز خوب صورت باغ کی طرح کا منظر پیش کرتا رہے۔

بقول شاعر

اس خاک کی پستی میں، بلندی کا سماں ہے
اس دیس کا ہر گل کدہ، فردوس نشاں ہے
اس ملک کی ہر راہ گزار کا گلستاں ہے
اس وادی زرخیز کے ذرے ہیں ستارے

سوال نمبر 3: اپنی والدہ صاحبہ کو خط لکھ کر ان کی صحت کا حال دریافت کیجئے۔ **(5)**

جواب: دیکھئے حصہ دوم خطوط

یا

کوئی ایسی کہانی لکھیے جس کا اخلاقی سبق ہو "لالچ بُری بلا ہے"۔

جواب: دیکھئے حصہ سوم کہانیاں

سوال نمبر 4: درج ذیل محاورات و الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔ **(5)**

الف۔ کمر کسنا	تیار ہو جانا	پیارے دوست! کمر کس لو اور محنت کرو کامیابی یقینی ہے۔
ب۔ سرخرو ہونا	کامیاب ہونا	لگاتار محنت کرنے والے اور پختہ ارادے سے کام کرنے والے افراد سرخرو ہو جاتے ہیں۔
ج۔ ساجھے دار	حصہ دار	اللہ تعالیٰ اپنی صفات میں واحد اور یکتا ہے اس کا کوئی ساجھے دار نہیں۔
د۔ خاطر میں نہ لانا	پرواہ نہ کرنا	جو لڑکے والدین کو خاطر میں نہیں لاتے، ناکامی ان کا مقدر بن جاتی ہے۔
ہ۔ رائیگاں	ضائع	محنت جاری رکھو۔ کبھی کی محنت رائیگاں نہیں جاتی۔

سوال نمبر 5: واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیں۔ **(10)**

سوال	جرائم	قانون	خط	کتاب	مخلوط

جواب	جرم	قوانین	خطوط	کتب	مخطوطات
سوال	آلہ	جرم	دقیقہ	فرائض	ثمر
جواب	آلات	جرائم	دقائق	فرض	اثمار

حصہ اسلامیات (20)

سوال نمبر 1: آسمانی کتابوں اور صحیفوں کے بارے میں اسلامی عقیدہ کیا ہے؟ (10)

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کو بھیجا۔ انبیائے کرام علیہم السلام نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے، صرف اسی کی عبادت کرنے کی دعوت دی اور اچھے کام کرنے کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے بہت سے انبیائے کرام علیہم السلام پر آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے۔

مشہور کتابیں:

جن انبیاء کرام علیہم السلام پر آسمانی کتابیں نازل ہوئیں، ان میں سے چار انبیائے کرام علیہم السلام اور ان پر نازل ہونے والی کتابوں کے نام یہ ہیں:

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام تورات ہے۔

☆ حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام زبور ہے۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام انجیل ہے۔

☆ حضرت محمد رسول ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب کا نام قرآن مجید ہے۔ یہ آخری آسمانی کتاب ہے۔

آسمانی صحیفے:

چار مشہور کتابوں کے علاوہ جو چھوٹی چھوٹی کتابیں نازل فرمائی گئیں، انھیں صحیفے کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام پر صحیفے بھی نازل فرمائے۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والے صحیفوں کا خاص طور پر ذکر آیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ۝ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰی ۝

ترجمہ: "یقینا یہ (تعلیم) پہلے صحیفوں میں (بھی) ہے۔ (یعنی) ابراہیم (علیہ السلام) اور موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں۔"

اسی طرح حضرت شیث علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام پر بھی آسمانی صحیفے نازل کیے جانے کا ذکر ملتا ہے۔

قرآن مجید، اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب:

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب ہے۔ قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد پچھلی تمام آسمانی کتابیں اور ان کے احکام منسوخ ہوگئے۔

اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے نازل فرمایا ہے۔ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (سورۃ الحجر: 9)

ترجمہ: بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

سوال نمبر 2: روزہ رکھنے کی اہمیت اور فضیلت پر قرآن وسنت کی روشنی میں نوٹ لکھیں۔ (10)

جواب: دین اسلام کے مطابق صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور نفسانی خواہشات سے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی خاطر روکے رکھنا روزہ کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر رمضان المبارک کے روزے اس لیے فرض فرمائے ہیں تاکہ ان میں تقویٰ اور پرہیز گاری پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم (نافرمانی سے) بچ سکو۔

(سورۃ البقرۃ: 183)

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رکھے اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ (صحیح بخاری: 1901)

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

CamScanner

اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ

روزہ گناہوں کے مقابلے میں ڈھال ہے۔

(صحیح بخاری: 6938)

روزہ رکھنے کے لیے سحری کا وقت ختم ہونے سے پہلے جو کھانا کھایا جاتا ہے، اسے سحری کہتے ہیں۔ سحری کا کھانا بہت برکت والا کھانا ہوتا ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: سحری کھایا کرو، کیوں کہ سحری کے کھانے میں برکت ہے۔

(صحیح بخاری: 1923)

روزہ غروب آفتاب کے بعد افطار کیا جاتا ہے۔ اس وقت جو کھانا کھایا جاتا ہے، اسے افطاری کہتے ہیں۔ دوسروں کو سحری اور افطاری کرانے کا بہت ثواب ہے۔

روزے کے احکام و آداب:

رمضان المبارک میں ہر ایسے عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان پر روزہ رکھنا فرض ہے جو مسافر نہ ہو۔ جان بوجھ کر رمضان کا روزہ چھوڑ دینا بہت بڑا گناہ ہے۔

روزہ صرف بھوکا پیاسا رہنے کا نام نہیں ہے، بلکہ روزہ رکھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری والے اعمال بھی لازم ہیں۔ روزے کی حالت میں زبان کی حفاظت کرنا اور اسے گناہوں مثلاً جھوٹ اور غیبت سے بچانا اتنا ہی ضروری ہے جتنا روزہ رکھنا ضروری ہے۔ جو لوگ روزہ رکھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں چھوڑتے وہ صرف بھوکے پیاسے ہی رہتے ہیں، انہیں روزے کا اصل ثواب اور برکت حاصل نہیں ہوتی۔

رمضان المبارک صلح کا مہینا ہے۔ اس میں جھگڑوں سے بچنے کا بھی خاص حکم دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: اگر کوئی شخص تم سے لڑائی کرنا چاہے تو اس سے کہہ دو کہ میں روزے سے ہوں۔

(صحیح بخاری: 1761)

آسان ماڈل پیپر اُردو #3

ٹوٹل نمبر: 100 وقت: 1 گھنٹہ

(حصہ اول) کثیر الانتخابی سوالات

سوال نمبر 1: درسی کتاب کے سبق کے مطابق درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (30)

(1) دنیا کے خوب صورت ترین مقامات میں شامل ہے:
(i) کشمیر (ii) سوات
(iii) ہنزہ (iv) کاغان

(2) ہندوستان، پاکستان اور چین کے درمیان واقع ہے:
(i) کشمیر (ii) پشاور
(iii) گلگت (iv) بلتستان

(3) کشمیری حق خود ارادیت مانگ رہے ہیں:
(i) پون صدی سے (ii) نصف صدی
(iii) پون صدی سے زائد (iv) ایک صدی

(4) یوم یکجہتی کشمیر منایا جاتا ہے:
(i) ۵ فروری کو (ii) ۱۰ فروری کو
(iii) ۷ فروری کو (iv) ۸ فروری کو

(5) کشمیریوں پر ظلم کی انتہا کر دی تھی:
(i) مہاراجا موہن سنگھ (ii) مہاراجا پرتاب سنگھ نے
(iii) مہاراجا ہری سنگھ نے (iv) مہاراجا دھرم جیت سنگھ

(6) ڈالی ہے اتحاد کی تم نے جو:
(i) بنیاد (ii) عمارت
(iii) داغ بیل (iv) بیل بوٹے

(7) دولت سے اور علم سے ہر ایک:
(i) خوش حال ہے (ii) شاد ہے
(iii) آباد ہے (iv) برباد ہے

(8) شر کو نہ ڈھونڈ اور کرو خیر کو:
(i) تلاش (ii) تباہ
(iii) ایجاد (iv) شریک

(9) اب تو نکالو اپنے دلوں سے:
(i) خیال خام (ii) ناتمام
(iii) گم نام (iv) الزام

(10) کوئی نہ یہ کہے کہ سراسر:

ہے۔ اس راستے میں ٹھہرنا بالکل بے جا ہے۔ ٹھہرنے میں موت چھپی ہے۔ یعنی جو ٹھہرتا ہے۔ وہ ختم ہو جاتا ہے۔ چلنے والا دور آگے نکل جاتے ہیں اور جو ذرا ٹھہرے انہیں روند ڈالا گیا۔ یہی دستور زمانہ ہے۔ چلنے کا انجام خوبصورت ہے۔ حرکت کا آغاز عشق سے یعنی اپنی منزل کی جستجو سے ہوتا ہے اور آخری منزل بھی عشق ہے یعنی چاہنے والوں کو نئی دنیا بھی مل جاتی ہے۔ عشق سے مراد تلاش و جستجوں اور جدوجہد کا سچا ذوق ہے۔ حسن سے مراد درجہ کمال اور ترقی و کامیابی حاصل کرنا ہے۔

علامہ محمد اقبال اس نظم میں حرکت اور جدوجہد کی تعلیم دے رہے ہیں کہ اپنے نصب العین کے حصول کے لیے حرکت، محنت اور تسلسل ضروری ہے۔

آسان ماڈل پیپر اُردو 29#

ٹوٹل نمبر:100 **وقت:1 گھنٹہ**

سوال نمبر1: درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر مضمون لکھیے جو کم از کم دو سو الفاظ پر مشتمل ہو۔ (30)

(1) محنت کی برکتیں

(2) روشن خیالی

(3) تندرستی ہزار نعمت ہے

(4) جدید دور میں انٹرنیٹ کا کردار

تحقیقی کام۔ معاونت کے لیے دیکھیے حصہ الف

سوال نمبر2: مندرجہ ذیل شعر کی تشریح کریں۔ (10)

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

تشریح: علامہ اقبال ایک انقلاب پسند شاعر تھے اور اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کو خواب غفلت سے جگانے کے لئے کوشاں رہے۔ اس شعر میں علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ اے ملت اسلامیہ کے نوجوانو! تم کب تک غفلت کی نیند میں مدہوش رہو گے۔ قوم افراد سے بنتی ہے اور قوم کے افراد اگر محنت اور لگن سے کام کریں ملک و قوم کی ترقی اور آزادی ان کا نصب العین ہو تو وہ قوم عروج حاصل کرتی ہے۔ دنیا میں آج تک صرف انہی قوموں نے عروج حاصل کیا جن کے افراد میں انقلابی سوچ پروان چڑھی۔ جنہوں نے اپنی قوم میں تبدیلی لانے کے لئے اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ انہی قوموں کی مدد کرتا ہے جو محنت کرتی ہیں۔ اور اپنے متعین کردہ نصب العین کے حصول کے لئے کمربستہ ہوتی ہیں ورنہ جن قوموں میں آزادی کا شعور نہیں ہوتا، معاشرے میں تبدیلی کی لگن اور تڑپ نہیں ہوتی وہ کبھی ترقی نہیں کر سکتی ہیں اور نہ آزادی کی نعمت سے مستفید ہو سکتی ہیں۔

جہاں میں اہل ایماں صورتِ خورشید جیتے ہیں
اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے، اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے

سوال نمبر3: اپنے والد کے نام ایک خط لکھیں اور انہیں اپنی چھٹیوں کے بارے میں بتائیں جو کہ آپ مری میں گزار رہے ہیں۔ (10)

تحقیقی کام۔ معاونت کے لیے دیکھیے حصہ ب

سوال نمبر4: مندرجہ ذیل محاورات کو اپنے جملوں میں یُوں استعمال کریں کہ مفہوم واضح ہو جائے۔ (10)

محاورہ	مفہوم
الف۔ طوطی بولنا	شہرت حاصل کرنا
بحریہ کالج کا آج کل طوطی بولتا ہے۔ ان کے طلباء بورڈ میں پوزیشن لے رہے ہیں۔	
ب۔ بے پر کی اڑانا	جھوٹی افواہ پھیلانا
کسی نے پر کی اڑائی کہ امریکہ نے چاند پر آبادی شروع کر دی ہے۔	
ج۔ گھمسان کا رن پڑنا	شدید لڑائی شروع ہونا
جنگ بدر میں جب گھمسان کا رن پڑا تو مسلمانوں نے کشتوں کے پشتے لگا دیے۔	
د۔ پاؤں تلے سے زمین نکل جانا	ہوش اُڑ جانا۔ اوسان خطا ہو جانا
جب اسے اپنے والد کی وفات کی خبر ملی تو اس کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔	

سوال نمبر5: (ا) واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیے۔ (5)

ا۔	**دستور**	دساتیر	۲۔	**سیرت**	سیر
۳۔	**اجناس**	جنس	۴۔	**رفیق**	رفقاء
۵۔	**طائر**	طیور			

(ب) مذکر کے مونث اور مونث کے مذکر لکھیے۔ (5)

ا۔	عنار	سنارن	۲۔	بہو	داماد
۳۔	بالغ	بالغہ	۴۔	پارسی	پارسن
۵۔	رفیق	رفیقہ			

(ج) متضاد الفاظ لکھیں۔ (5)

ا۔	لاغر	فربہ	۲۔	گھاٹی	چوٹی
۳۔	خشکی	تری	۴۔	بالعموم	بالخصوص
۵۔	خصوصی	عموی			

سوال نمبر 6: مندرجہ ذیل فقرات کو درست کر کے لکھئے۔ (5)

(1)	آج مدت بعد آپ کا درشن ہوا۔
	آج مدت بعد آپ کے درشن ہوئے۔
(2)	آپ کب واپس لوٹیں گے۔
	آپ کب لوٹیں گے؟
(3)	آپ زیادہ اثرار نہ کریں۔
	آپ زیادہ اصرار نہ کریں۔
(4)	ماہِ رمضان کے مہینے میں لوگ روزے رکھتے ہیں۔
	ماہِ رمضان میں لوگ روزے رکھتے ہیں۔
(5)	معمولی تنخواہ سے اس کا گزارا نہیں ہوتا۔
	معمولی تنخواہ پر اس کا گزارہ نہیں ہوتا۔

سوال نمبر 7: درج ذیل اشعار کی تشریح لکھیں۔ شاعر کا نام اور نظم کا عنوان تحریر کریں۔ (20)

ا۔

وہ ملت کہ گردوں پر جس کا قدم تھا
ہر اک کھونٹ میں جس کا برپا علم تھا
وہ فرقہ جو آفاق میں محترم تھا
وہ امت لقب جس کا خیرا لامم تھا
نشاں اس کا باقی ہے صرف اس قدر یاں
کہ گنتے ہیں اپنے کو ہم بھی مسلماں

تشریح: مولانا الطاف حسین حالی اپنی نظم "مسدس حالی" کے اس بند میں ماضی کے عظیم مسلمانوں کے کارناموں کو یاد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ پرانے وقتوں میں مسلمان ایک ایسی ملت ہے اور قوم تھے جو ترقی کے آسمان کو چھو رہے تھے۔ ہر جگہ ان کا جھنڈا سربلند تھا۔ ملت اسلامیہ دنیا میں قابل احترام سمجھی جاتی تھی اور حضور ﷺ کی امت کو خیر الامم یعنی سب امتوں سے افضل ہونے کا درجہ حاصل تھا۔ زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ ملت اسلامیہ خواب غفلت کا شکار ہو گئی اور آج قدیم ملت اسلامیہ کا نشان صرف اسی قدر موجود ہے کہ اس ملت کے افراد اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں گویا جدید دور کے مسلمان ماضی کے اسلاف کی اقدار اور خصوصیات کھو چکے ہیں اور برائے نام مسلمان ہیں یعنی ان میں دو خوبیاں ختم ہو گئی ہیں جو ماضی مسلمانوں میں موجود تھیں۔

ب۔

اس سے رشک فلک ہے زمین وطن
اس سے روشن ہوئی ہے جبین وطن
ذرہ ذرہ وطن کا ہوا ضوفشاں
یہ نشاں یہ ہمارے وطن کا نشاں

تشریح: شاعر جمیل الدین عالی اپنے وطن کی عظمت بیان کرتے ہوئے اپنی نظم " ہمارے وطن کا نشاں" کے پہلے بند میں کہتے ہیں کہ میرے وطن کی سرزمین آسماں کی طرح بلندیوں کو چھو رہی ہے۔ میرے وطن کی سرزمین ترقی کی منازل طے کر رہی ہے۔ میرے وطن کا ہر ایک ذرہ روشنی بکھیر رہا ہے اور میرے وطن کا جھنڈا ایک روشن مستقبل کا اظہار کر رہا ہے۔ گویا میرا وطن دنیا کے افق پر جگمگا رہا ہے اور دنیا کے نقشے پر عظمتوں اور بلندیوں کی طرف محوِ پرواز ہے۔

آسان ماڈل پیپر اُردو #30

ٹوٹل نمبر: 80 وقت: 1 گھنٹہ

سوال نمبر 1: درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر مضمون تحریر کریں۔ (20)

(1) پاکستانی بچے اور ان کے خواب

(2) کتاب نہیں ٹیبلٹ کا زمانہ ہے۔

(3) حب الوطنی کے تقاضے

تخلیقی کام۔ معاونت کے لیے دیکھیے حصہ الف

سوال نمبر2: دی گئی عبارت کو غور سے پڑھیں اور کر آخر میں دیئے گئے سوالات کے جواب دیں۔ (10)

"اولاد دراصل والدین کے پاس خدا کی امانت ہوتی ہے۔ والدین کا فرض ہے کہ وہ اولاد کی فلاح و بہبود اور اس کی اچھی تربیت کا اہتمام کریں۔ وہ شخص جو کسی پر اختیار رکھتا ہو اس کا نگران قرار دیا گیا ہے اور قیامت کے دن اس سے ان لوگوں کے بارے میں جو اس کی نگرانی میں ہیں باز پرس کی جائے گی۔ اولاد کی پرورش اور تربیت کے سلسلے میں والدین جو محنت کرتے ہیں اس سے وہ آخرت میں اجر کے مستحق ہوں گے۔ ان کی تربیت سے ان کی اولاد جو نیک کام کرے گی اس کا ثواب والدین کو بھی ملے گا۔ اس کے علاوہ والدین کے حق میں نیک اولاد کی دُعا بھی قبول ہوتی ہے۔"

(1) قیامت کے دن والدین سے کیا باز پرس ہو گی؟

جواب: قیامت کے دن اس سے ان لوگوں کے بارے میں جو اس کی نگرانی میں ہیں باز پرس کی جائے گی۔ والدین سے باز پرس کی جائے گی کہ انہوں نے اولاد کی کیا تربیت کی۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کیا تلقین کی اور کیا اُن کو رزقِ حلال کھلایا؟

(2) والدین کو کس بات کا اجر ملے گا؟

جواب: جو والدین اولاد کی اچھی تعلیم و تربیت کریں ان کی پرورش اور تربیت میں محنت کریں تو انہیں اس بات پر اجر ملے گا۔

(3) اولاد کے نیک کام کرنے کا والدین کو کیا فائدہ ہو گا؟

جواب: اولاد کے نیک کام کرنے کا والدین کو اجر ملے گا۔ (ثواب ملے گا۔)

(4) والدین اولاد کی تربیت کے لیے کون سی مشکلات برداشت کرتے ہیں؟

جواب: والدین اولاد کی تربیت کے لیے رزقِ حلال کھانے کے کے لیے دن رات محنت کرتے ہیں۔ بچّوں کو اچھے سکولوں میں داخل کراتے ہیں اور ان کی تمام ضروریات فراہم کرتے ہیں۔

(5) عبارت کا مناسب عنوان تجویز کریں۔

جواب: "اولاد کی اچھی تربیت کی اہمیت"

سوال نمبر3: (الف) مندرجہ ذیل محاورات کو اپنے جملوں میں یُوں استعمال کریں کہ مفہوم واضح ہو جائے۔ (10)

الف۔ ٹھیس لگنا	دکھ پہنچنا
جب اکرم امتحان میں فیل ہو گیا تو اس کے والدین کے جذبات کو ٹھیس لگی۔	
ب۔ ڈنکا بجنا	شہرت حاصل ہونا
کیڈٹ کالج حسن ابدال کا معیاری تعلیم کی وجہ سے پاکستان میں ڈنکا بج رہا ہے۔	
ج۔ سانپ سونگھ جانا	خاموش ہو جانا
خالد نے اتنی دھواں دار تقریر کی کہ سب سامعین کو سانپ سونگھ گیا۔	
د۔ ہتھیلی پر سرسوں جمانا	ناممکن کام کر دکھانا
خالد نے بورڈ میں پوزیشن کیا حاصل کی گویا اس نے ہتھیلی پر سرسوں جمائی۔	
ہ۔ یدِ طولیٰ رکھنا	مہارت رکھنا
ہمارے ریاضی کے ٹیچر اپنے مضمون میں یدِ طولیٰ رکھتے ہیں۔	

(ب) درست الفاظ سے جملوں کی تکمیل کریں۔ (10)

(1) میری عرض سنیں۔ (عرض۔ ارض)

(2) اس مسئلے کا کیا حل ہے۔ (ہل، حل)

(3) مشاعرہ کالج کے ہال میں ہو رہا ہے۔ (حال، ہال)

(4) کیوں خوامخواہ اصرار کرتے وہ۔ (اصرار، اسرار)

(5) مصر جا کر اہرام دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ (اہرام، احرام)

سوال نمبر4: شعر کی تشریح کریں۔ (10)

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

تشریح: حضرت علامہ اقبالؒ دنیائے عالم کے عظیم مفکر دانشور، شاعر،

ہیں۔ آج مال و دولت اور ترقی حیدر آباد کے ساتھ مخصوص ہے۔ چلیے اور بہار دیکھیے۔

ذوقؔ نے کہا: جہاں دہلی جیسی کوئی چیز بھی موجود نہیں، اس کے لیے میں اپنا وطن نہیں چھوڑ سکتا۔ جایئے اور دیکھیے:

گرچہ دکن میں بہت ہے آج کل قدرِ سخن
کون جائے ذوقؔ پر دِلّی کی گلیاں چھوڑ کر

وطن کا تصور مغرب میں ایک محدود خطے کا ہے جہاں ایک ہی نسل یا ایک ہی زبان بولنے والے افراد کا مجمع ہو۔ مگر اسلام اس تصور کو نہیں مانتا۔ وہ کہتا ہے:

ہر ملک ملکِ ماست کہ ملکِ خدائی ماست

مسلمان دنیا کے چاہے کسی خطے میں رہتا بستا ہو، وہ مسلمان قوم کا فرد ہے۔

...☆...☆...☆...

26۔ استاد کا احترام

علم و ہنر سکھانے اور تعلیم و تربیت دینے والی شخصیت کو استاد کہتے ہیں۔ استاد ایک عظیم ہستی ہے۔ اسی لیے اس کا مقام بہت بلند ہے۔ استاد ہونا ایک پیغمبرانہ پیشہ ہے اسی لیے اسلام نے استاد کو بہت اہمیت دی ہے۔ ایک حدیث پاک میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے دنیا میں معلم (استاد) بنا کر بھیجا گیا۔ دنیا میں جتنے بھی پیغمبر آئے وہ بگڑے ہوئے انسانوں کو راہِ راست پر لانے کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ ان کی تعلیم و تربیت کا بندوبست کر کے انہیں انسانوں والی خصوصیات عطا کرتے ہیں۔ اگر دنیا میں پیغمبر استاد بن کر نہ آتے تو کائنات جہالت کے اندھیروں میں غرق رہتی ایک انسان اور جانور میں کوئی تمیز نہ ہوتی۔

استاد ہی ہے جو انسان کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر روشنی کا راستہ دکھاتا ہے۔ اُسے تہذیب یافتہ بنا کر دنیا میں زندگی گزارنے کا ہنر سکھاتا ہے۔

ایک نوزائدہ بچے کی سب سے پہلی تربیت گاہ ماں کی گود ہے۔ مگر اس کے بعد استاد ہی ہے جو بچے کو تعلیم و تربیت دے کر اسے زندگی گزارنے کا ہنر بخشتا ہے۔ ایک استاد ہی بچے کے کردار کو سنوارتا اور اخلاق کو نکھارتا ہے۔ وہی بچے کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ دنیا کی مشکلات سے مقابلہ کرنا سیکھے۔ معاشرے میں بلند مقام حاصل کرنے کی کوشش کرے اور عزت سے زندگی گزارے۔

ان تمام باتوں سے ثابت ہے کہ استاد انسان کی تعمیر و تنظیم میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس لیے اس کا رتبہ بڑا عظیم ہے۔ یہ بات استاد کے حقوق میں شامل ہے کہ اس کا احترام کیا جائے اور اس کے حکم کی تعمیل کی جائے۔ جو لوگ استاد کے مقام اور مرتبے کو جانتے ہیں وہی استاد کا احترام بھی کرتے ہیں۔

دنیا میں جتنے بھی عظیم لوگ گزرے ہیں انہوں نے استاد کی توجہ اور تربیت سے ہی بلند مقام حاصل کیے۔

استاد کی ذرا سی توجہ انسان کو مٹی سے سونا بنا دیتی ہے۔ اسے سمجھ اور شعور عطا کرتی ہے۔ جس کی مدد سے انسان اپنے خالق حقیقی کو پہچان کے قابل ہو جاتا ہے۔ ثابت ہوا کہ ذاتِ باری تعالیٰ کی پہچان کے لیے بھی انسان استاد کا محتاج ہے۔

استاد کی مذہبی تعلیم و تربیت کا اہتمام بھی استاد کے ہاتھوں ہی ہوتا ہے۔ وہی انسان کی اخلاقی اور روحانی تربیت کرتا ہے۔

استاد ایک ناسمجھ اور جاہل انسان کو دین کی سمجھ کرواتا ہے۔ استاد کی توجہ سے قوموں میں انقلاب پیدا ہوتے ہیں۔

آج دنیا میں جتنی بھی ترقی یافتہ قومیں ہیں، سب استاد کی وجہ سے ہی ہیں۔ جن قوموں کو اچھے استاد مل جاتے ہیں وہ دنیا میں بلند مقام حاصل کر لیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ استاد کی عزت ہر دور میں مسلم رہی ہے۔

سکندرِ اعظم کا قول ہے کہ میرا باپ مجھے آسمان سے زمین پر لایا اور میرے استاد نے مجھے زمین سے آسمان پر پہنچا دیا۔ یعنی ساری بلندیاں اور عظمتیں استاد کے دم سے ہی حاصل ہوتی ہیں۔ خلیفہ ہارون الرشید نے ایک بار اپنے بیٹوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ استاد کا ہر حال میں احترام کرو۔

حضرت علی المرتضیٰؓ کا قول ہے کہ جس شخص نے مجھے ایک لفظ سکھایا۔ وہ میرا اُستاد ہے۔ اور میں اس کا احترام کرتا ہوں۔

حضرت علامہ اقبالؒ اپنے اساتذہ کا بہت احترام کرتے تھے۔ آپ جب اپنے استاد حضرت میر حسن کو دیکھتے تو ان کے احترام میں کھڑے ہو

جاتے۔ ایک دفعہ انہوں نے اپنے ایک انگریز استاد کی شان میں نظم بھی لکھی جو اُن کے دیوان میں موجود ہے۔

گویا طالب علم پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اگر وہ زندگی میں کچھ پانا چاہتا ہے تو اپنے استاد کے احترام میں قطعاً کوتاہی نہ کرے۔

مشہور مقولہ ہے: باادب بامراد۔ بے ادب بے مراد

☆...☆...☆...

27۔ تعلیم نسواں

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے
(ارشادِ نبوی ﷺ)

تعلیم نسواں کے معنی عورتوں کی تعلیم۔ عورتوں کے لیے بھی تعلیم کا حاصل کرنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا مردوں کے لیے۔ تعلیم ایک ایسا زیور ہے جو مردوں اور عورتوں سب کے لیے یکساں طور پر ضروری ہے یہ دولت ہے جو صرف ایک جنس تک محدود نہیں کی جاسکتی۔

حضور ﷺ کے ارشاد مبارک کی روشنی میں یہ بات مکمل طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ علم کی طلب ہر مسلمان مرد اور عورت دونوں پر فرض ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ عورتوں کو حصول تعلیم کی طرف بھرپور توجہ دینی چاہیے۔ جو معاشرے عورتوں کو تعلیم حاصل کرنے سے روکتے ہیں یا عورتوں کی تعلیم کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں انہیں ارشاد رسول ﷺ کے مطابق اپنی سوچ کی اصلاح کرنا ہوگی۔

دنیا میں وہی قوم ترقی کر سکتی ہے جس کے مرد و زن دونوں علم کے زیور سے آراستہ ہوں۔ ترقی یافتہ اقوام کی ترقی کا راز اسی میں پوشیدہ ہے کہ وہ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بھی تحصیل علم کے پورے پورے مواقع فراہم کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ترقی یافتہ ممالک کی عورت ہر شعبہ میں اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی ہے۔

مرد اور عورت زندگی کی گاڑی کے دو پہیے ہیں۔ جب یہ دونوں پہیے ایک ساتھ حرکت نہیں کریں گے تو گاڑی نہیں چلے گی۔ ہمارے ملک میں بھی جب تک مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کی تعلیم کا خاطر خواہ نظام نہیں ہوگا ملک ترقی نہیں کر سکے گا۔

گھر کی مثال ایک چھوٹی سی ریاست کی سی ہے۔ جس میں مرد حکمران اور عورت اس کی وزیر کی طرح ہوتی ہے۔ وزیر ان پڑھ اور جاہل ہوگا تو ریاست کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ ایک جاہل عورت کبھی بھی اچھی مشیر ثابت نہیں ہو سکتی۔ ایک ان پڑھ عورت نہ گھر کا نظم و نسق چلانے میں ناکام ثابت رہتی ہے بلکہ اپنے خاوند کے لیے وبال جان بنی رہتی ہے۔ ایسی عورتیں گھر کے لیے رحمت ہونے کی بجائے زحمت بنا جاتی ہے۔ ایک پڑھی لکھی، بہن، بہو، بیٹی اور بیوی گھر کے لیے عظیم نعمت ثابت ہوتی ہے۔ پڑھی لکھی عورت گھر کی آمدنی و اخراجات کا حساب بہتر انداز میں رکھ سکتی ہے۔ اچھائی اور برائی میں تمیز کرتے ہوئے گھر کے لیے چین اور امن کا باعث بنتی ہے۔ ایک ان پڑھ عورت بعض اوقات اپنے دقیانوسی خیالات اور جاہلانہ حرکتوں سے سارے گھر کا نظام تباہ کر دیتی ہے۔ ایک تعلیم یافتہ اور سمجھ دار عورت ہی ایک اچھی بیوی بھی ثابت ہو سکتی ہے۔

ماں کی گود بچے کا پہلا مدرسہ ہوتا ہے۔ ایک تعلیم یافتہ اور سمجھ دار ماں ہی اپنے بچوں کی بہتر نگہداشت اور تعلیم و تربیت کا انتظام کر سکتی ہے۔

جس قوم کو اچھی مائیں میسر آجاتی ہیں وہ جلد ترقی کی منازل طے کر لیتی ہیں اور قومیں ایسی ماؤں پر فخر کرتی ہیں۔ تعلیم یافتہ مائیں ہی قوم کے لیے ایسے نونہال اور جوان تیار کرتی ہیں جو صحیح معنوں میں ملک و ملت کے محافظ ہوتے ہیں۔ ایک تعلیم یافتہ عورت کی گود میں پرورش پانے والا بچہ ہر لحاظ سے اس بچے سے بہتر ہوتا ہے جس نے ایک ان پڑھ عورت کی گود میں پرورش پائی۔

دنیا کے بدلتے ہوئے تقاضوں کا مقابلہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم عورتوں کو مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید تعلیم سے بھی روشناس کرائیں۔ امور خانہ داری کے تعلیم کے علاوہ طب، درس و تدریس کمپیوٹر ٹیکنالوجی اور دیگر شعبہ ہائے تعلیم میں بھی عورتوں کی شرکت آج کے دور کا تقاضا ہے۔ اگر ہماری عورتیں امور خانہ داری کے علاوہ ملازمتیں کریں یا دوسرے صحت مند پیشے اختیار کریں جہاں سے گھر کے اخراجات کے لیے آمدنی بھی میسر آسکے تو یہ قوم کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تعلیم عورت کو فیشن پرست، آوارہ اور فضول خرچ بنا دیتی ہے۔ یہ نظریہ سراسر غلط ہے اس میں قصور تعلیم کا

آئندہ نسل کے سامنے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کر سکتے ہیں۔

بشیر: تو اس کے لیے نصاب کی طوالت کم سے کم اور کتابوں کے بوجھ کو کم کر کے تخلیقی صلاحیت پیدا کرنے والے مختصر مگر جامع نصاب کی تیاری کرنا ہوگی۔

قمر: قمر صاحب! اب آپ نے میرے کام کی صحیح سمت کا اندازہ لگایا۔ اس صورت میں آپ میری مصروفیات سے آگاہ ہو گئے ہوں گے۔ ملاقات میں کمی کا بھی یہی سبب ہے۔

☆☆☆

{۱۱۔ پھل فروش اور گاہک کا مکالمہ}

گاہک: مجھے کینو اور امرود خریدنا ہیں۔

پھل فروش: فرمایئے! کون سے کینو اور کتنے امرود تول دوں۔

گاہک: ان کا بھاؤ پہلے بتاؤ پھر میں تمہیں ان کی مقدار بتاؤں گا۔

پھل فروش: یہ کینو پچاس روپے درجن اور امرود سو روپے کلو ہیں فرمایئے۔

گاہک: غضب خدا کا یہ ملکی مال اور اس قدر مہنگا۔ کیا یہ ایران سے درآمد کیے گئے ہیں؟

پھل فروش: جناب یہ کینو سرگودھا اور امرود سیالکوٹ سے آرہے ہیں۔

گاہک: بھئی اس شہر میں تو خوب لوٹ کا بازار گرم ہے کچھ تو خیال کرو۔

پھل فروش: جناب یہ سارا فروٹ منڈی والوں کا قصور ہے ہم تو واجبی سا نفع لے کر بیچ دیتے ہیں۔

گاہک: بھئی تم خود ہی واجبی دام بتاؤ جو لینا چاہتے ہو۔

پھل فروش: میں نے بالکل مناسب بتائے ہیں۔

گاہک: کینو چالیس روپے درجن اور امرود اسی روپے کلو لگاؤ۔

پھل فروش: واہ جناب اس بھاؤ تو منڈی سے بھی نہیں لایا ہوں۔ اس کے علاوہ میوہ منڈی کمیٹی کو بھی سو روپے کرایہ دیتا ہوں۔

گاہک: کچھ خود ہی مناسب رعایت کر دو۔

پھل فروش: بابو جی یہ لاہور ہے یہاں تو رکشا بھی میٹر پر نہیں چلتا۔ مال لانے لے جانے میں وہ بھی منہ مانگے کرائے وصول کرتے ہیں پھر میں نے بھی تو کچھ کما کر بچوں کی روٹی لے جانی ہے۔

گاہک: اچھا میاں زیادہ بحث نہ کرو اور یہ کینو ایک درجن اور امرود ایک کلو تول دو۔

{۱۲۔ حادثے کے متعلق مکالمہ}

اسامہ: خالد صاحب! کہاں سے آرہے ہیں؟

خالد: ذرا ہسپتال تک گیا تھا۔

اسامہ: کیوں... خیر تو ہے؟

خالد: کل میرا ایک پڑوسی کار کے حادثے میں زخمی ہو گیا تھا۔ وہ ہسپتال میں داخل ہے۔ بس ذرا اس کی عیادت کے لیے گیا تھا۔

اسامہ: افوہ! بہت برا ہوا۔ حادثہ کس طرح پیش آیا؟

خالد: یہ صاحب سڑک کے کنارے اپنے دھیان میں چلے جا رہے تھے کہ پیچھے سے ایک بس آگئی۔ یہ دوڑ کر ایک طرف کو ہونے لگے تو سامنے سے آتی کار سے ٹکرا گئے۔

اسامہ: کچھ زیادہ چوٹ تو نہیں آئی انہیں؟

خالد: جی! چوٹ تو نہیں کافی سخت آئی تھی مگر خدا کا شکر ہے کہ جان بچ گئی۔ ورنہ ایسے حادثات بعض اوقات جان لیوا ثابت ہوتے ہیں۔

اسامہ: اب کیسے ہیں؟

خالد: خدا کا فضل ہے۔ اب ان کی حالت کافی بہتر ہے۔ دن میں ایک بار پٹی لگتی ہے۔ انشاء اللہ ہفتہ کے اندر اندر گھر آجائیں گے۔

اسامہ: ہسپتال میں مریض کے علاج پر کافی روپیہ خرچ آتا ہوگا؟

خالد: ان سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے۔

اسامہ: کیا حادثے میں شکار ہونے والے لوگوں کو آسانی سے ہسپتال میں داخلہ مل جاتا ہے؟

خالد: ہاں! ان ہسپتالوں میں ایک شعبہ حادثات ہوتا ہے جو چوبیس گھنٹے کھلا رہتا ہے۔ اگر کسی شخص کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آئے اور لوگ ہسپتال لائیں تو اس شعبے میں اسے فوراً طبی امداد بہم پہنچائی جاتی ہے۔

اسامہ: تو یہ شعبہ جس ڈاکٹر کے سپرد ہوتا ہے۔ دن رات کی حاضری سے تھک نہیں جاتا؟

خالد: دن رات ایک ڈاکٹر تھوڑا ہی رہتا ہے۔ دن کو ایک ڈاکٹر کی باری ہوتی ہے اور رات کو دوسرے کی۔ بہر حال ایک نہ ایک ڈاکٹر ہر وقت ضرور موجود رہتا ہے۔

☆☆☆

گپ شپ ہیں۔ گھنٹہ بھر کے بعد فارغ ہو کر دواؤں پر ایک نظر ڈال کر ترکیب استعمال بتاتے ہیں۔ اتنے طویل عرصہ کے بعد یہ عزیز جب مریض کے پاس پہنچتا ہے تو وہ بیچارہ بے ہوش ہو چکا ہوتا ہے۔)

مریض: ڈاکٹر صاحب جلدی کیجئے۔ مریض بے ہوش ہو چکا ہے۔

ڈاکٹر: (جلدی جلدی وارڈ میں پہنچ کر مریض کو دیکھ کر) اسے آپریشن تھیٹر میں لے چلیں۔ کیس واقعی خطرناک ہو گیا ہے۔

مریض: ڈاکٹر صاحب! خدا کے لیے اس کی جان بچانے کی کوشش کریں۔ یہ تو ہماری زندگی کا سہارا ہے۔

ڈاکٹر: (چند مزید ادویات کی پرچی مریض کے عزیز کے ہاتھ میں دیتے ہوئے) جلدی جلدی یہ دوائیں لے کر آئیں تاکہ اس کا طبی جائزہ لیا جا سکے۔

(مریض کا عزیز تھوڑی دیر میں کوئی پانچ ہزار روپے پر مشتمل دوائیں لے کر وارڈ میں آتا ہے اور آپریشن تھیٹر میں ڈاکٹر صاحب کو پہنچا دیتا ہے۔

☆☆☆

{۹۔ نظریہ پاکستان کے متعلق دو طلبا کا آپس میں مکالمہ}

قمر: بشیر بھائی السّلام علیکم! آج کل کیا مصروفیات ہیں؟

بشیر: قمر بھائی! رات آپ نے ٹیلیویژن پر ڈاکٹر معروف کا مذاکرہ سنا؟

قمر: ہاں بھئی دیکھا بھی ہے، سنا بھی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی ٹی وی پر بڑی اچھی کارکردگی تھی۔

بشیر: بہت خوب! میاں ڈاکٹر صاحب اسلامی فلسفہ حیات پر گفتگو کر رہے تھے۔ کوئی ڈرامہ کا کردار کر رہے تھے کہ تم ان کی پرفارمنس اور طرز ادا کو دیکھتے رہے۔ ذرا ان کے فرمودات پر غور کیا ہوتا! آپ تو اس بات پر زور دے رہے تھے کہ دنیا کے جغرافیے پر پاکستان کا معرض وجود میں آنا خود اسلامی فکر کی ترقی و ترویج کے لیے ہے۔

قمر: یار ملک ایک تھا جو بوجہ معرض وجود میں آ گیا۔ یہ تم لوگوں نے اسلامی فکر، اسلامائزیشن، نظام اسلام، نظام مصطفی وغیرہ کی رٹ تو پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد شروع کی ہے اور ورنہ اصل بات تو اقتصادی مسئلہ تھا۔

بشیر: واہ! پھر تمہارے خیال میں ایک ایسا ملک معرض وجود میں آنے کے اور کون سے محرک تھے جس کی قدرتی جغرافیائی سرحدیں ہی نہ تھیں۔

قمر: بے چارے مسلمان انگریزوں کے ہند میں تسلط کے بعد اقتصادی طور پر بہت ہی ناگفتہ بہ حالت کو پہنچ گئے تھے۔ انہوں نے سوچا کہ جب تک ہم انگریز اور ہندو کی غلامی سے آزاد ہو کر اقتصادی طور پر اپنے پاؤں پر آپ کھڑے نہ ہوں گے ہماری معیشت وقار، قومی عزت اور عظمت اسی طرح سے گہنائی رہے گی۔

بشیر: قمر بھائی! اگر بات صرف اقتصادیات کی تھی تو مسلمان اپنی معاشی حالت کو بہتر بنانے کے لیے ہندو اکثریت میں ضم ہو جانا چاہیے تھا۔ اتنی قربانیاں دے کر ایک الگ خطہ ارضی کے حصول کی کیا ضرورت تھی؟

قمر: مختلف مسلمان تنظیموں نے اس امر کی کوشش تو کی تھی۔ مگر اقتدار حاصل کرنے کے لیے مسلم لیگ نے ان تنظیموں کی چلنے ہی نہ دی۔ اگر متحدہ ہندوستان آزاد ہوتا تو یہ دنیا کی ایک عظیم مملکت تھی۔

بشیر: اچھا تو آپ بھی اکھنڈ بھارت کے نظریہ سے متفق ہیں۔ تقسیم ملک کے وقت انسانوں کے ایک گروہ نئے بتدریج دوسرے انسانی گروہ کا خون بہایا۔ آخر کیوں؟ صرف اسی لیے نا کہ دوسرا گروہ ایک اعلیٰ وارفع تہذیب، تمدن، طرز، معاشرت اور نظریہ حیات کا حامل تھا اور تمام طاغوتی طاقتیں اسے ختم کرنے کے درپے تھیں۔

قمر: نہیں میں اکھنڈ بھارت کا حامی نہیں لیکن اس ترقی یافتہ دور میں ایک جنونی مذہبی ریاست کو بھی انسانیت کی فلاح کی ضمانت قرار نہیں دیتا۔ یہ جو کچھ لوگوں کے ذہن میں تنگ نظر مذہبی ریاست قائم کرنے کا خیال ہے۔ میں تو اسی کے خلاف ہوں۔

بشیر: اچھا تو آپ نے اسلام کو بھی دیگر مذاہب کی طرح تنگ نظری پر

Our Featured Products

Available @

Kashmir Book Depot
Urdu Bazar Rawalpindi
051-5558321, 051-5542877

United Book Sellers
Urdu Bazar Karachi
021-32636194

AHSAN PAPER MART
Asghar Plaza
College Road
Rawalpindi
051 5559697

Al Khair Books
Archer Road Quetta
081 2849176

Academic Solutions & Assessment Network

Office # 4, Aiwan-e-ilm Plaza, Urdu Bazar, Lahore, Pakistan.
+92-42-37235427, +92-323-8001161, +92-300-9386720.
www.asanbooks.com info@asanbooks.com

Follow Us
@asanbooks

Rs. 1000/=